احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 12۔اپریل 2012ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 12 اپریل 2012ء 19 جمادی الاول 1433 ہجری 12 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 86

اچھا سلوک کرو

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو کیونکہ عورتیں ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہیں ۔یعنی ان کی فطرت میں کسی قدر ٹیڑھا پن رکھا گیا ہے اور ایک ٹیڑھی چیز کا سب سے اونچا حصہ وہی ہوتا ہے جو سب سے زیادہ ٹیڑھا ہوتا ہے۔اس صورت میں اگر تم اس کے اس ٹیڑھے پن کو سیدھا کرنے کے درپے رہو گے تو چونکہ یہ کجی عورت کی فطرت کا حصہ ہے تم اسے سیدھا تو نہیں کرسکو گے۔البتہ اسے توڑ کر ضرور رکھ دو گے اور اگر تم اسے بالکل ہی اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو ظاہر ہے کہ وہ ہر حال میں ٹیڑھی ہی رہے گی۔ان حالات میں میری تمہیں یہ نصیحت ہے کہ عورتوں کے اس ٹیڑھے پن کی قدر و قیمت کو سمجھو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر ان کا ٹیڑھا پن حد اعتدال سے بڑھنے لگے تو اس کی مناسب طور پر اصلاح کرو۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الوصاۃ بالنساء حدیث نمبر:4787)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عورتوں اور بچوں کے ساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں۔قرآن شریف میں لکھا ہے(۔) مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔

دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں۔ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے۔دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر(۔) خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا۔بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں۔غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں۔یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی دوسری پہن لی۔یہ بڑی خطرناک بات ہے اور(۔) شعائر کے خلاف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں۔آپؐ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کے ساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے۔میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپؐ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپؐ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 387)

یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔نہیں نہیں! ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عاشروھن بالمعروف۔ہاں اگر وہ بے جا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔

خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔ (ملفوظات جلد اول ص 403)

فحشاء کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکر یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

(ملفوظات جلد اول ص 307)

ضرورت گائناکالوجسٹ اور ماہر سرجن

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں کو اپنے ایک ہسپتال کے میٹرنٹی وارڈ کیلئے ماہر گائناکالوجسٹ کی ضرورت ہے نیز ایک سرجن سپیشلسٹ بھی درکار ہیں جو ہر طرح کے آپریشن کرسکیں۔خدمت کے خواہشمند مخلصین مجلس نصرت جہاں سے رابطہ فرمائیں۔

ایڈریس برائے رابطہ حسب ذیل ہے۔

دفتر مجلس نصرت جہاں تحریک جدید (شرقی ونگ)

ربوہ فون:0476212967 موبائل 03327068497

ضرورت کارکن برائے نگرانی جائیداد

نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ کو جائیداد کی نگرانی کیلئے ایک محنتی کارکن کی ضرورت ہے جس نے محکمہ مال کا پٹوار کا امتحان پاس کیا ہو اور جائیداد کے معاملات کا تجربہ ہو۔ تاہم ایسے احباب جنہوں نے پٹوار کا امتحان پاس نہ بھی کیا ہو لیکن محکمہ مال اور جائیداد کے دیگر معاملات کا تجربہ رکھتے ہوں بھی درخواست دے سکتے ہیں۔درخواست دینے والے احباب F.A پاس ہوں۔ایسے خواہشمند جو سلسلے کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی درخواست مع تصدیق امیر صاحب یا صدر صاحب لے کر جلد از جلد دفتر جائیداد میں خاکسار سے مل لیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مشعل راہ

اعلیٰ اقدار عدل وانصاف پر قائم رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مارچ 2004ء میں سورۃ النساء کی آیت 136 تلاوت کی اور فرمایا:۔

اس کا ترجمہ ہے اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو قرآن کریم میں جن اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ اقدار کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی ہے، ان میں سے ایک انصاف اور عدل ہے۔ جس پر عمل کرنا، جس پر قائم ہونا اور جس کو چلانا مومنوں پر فرض ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا کہ جو مرضی حالات ہو جائیں جیسے بھی حالات ہو جائیں تم نے انصاف اور امن کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اور ہمیشہ سچ کا ساتھ دینا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانے میں ایک دفعہ عیسائیوں نے یہ اعتراض کیا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اور آیتوں کے علاوہ اس آیت کو بھی پیش فرمایا کہ اس کے بعد تم کس منہ سے یہ دعویٰ کر سکتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہوگا۔ نیز یہ بھی فرمایا انعام کا چیلنج دیا اور عیسائیوں کو للکارا کہ جس طرح سچ بولنے اور انصاف پر قائم رہنے کی تلقین قرآن کریم میں ہے، عیسائی اگر انجیل میں سے دکھا دیں تو ایک بڑی رقم آپ نے فرمایا میں انعام کے طور پر پیش کروں گا۔ لیکن کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ مقابلے میں آئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے کی اس نے توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں قرآن کریم کی چھپی ہوئی حکمت کی باتوں اور براہین کا ہمیں ہتھیار دیا۔ لیکن یہ ہتھیار صرف غیروں کے منہ بند کرنے کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک حسین تعلیم ہے اس کو ہم نے اپنے اوپر لاگو کرنا ہے، اگر اپنے گھر کی سطح پر، اپنے محلّہ کی سطح پر اپنے ماحول میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا یہ عدل کا نظام قائم نہ کیا تو ہمارے دنیا کی رہنمائی کے تمام دعوے کھوکھلے ہوں گے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیشہ پیش نظر رہے کہ جو گواہی بھی دینی ہے۔ جس طرح انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا حکم ہے وہ صرف اس صورت میں پورے ہو سکتے ہیں کہ جب دل میں خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ جب یہ پتہ ہو کہ ایک خدا ہے جو میری ظاہری اور پوشیدہ اور چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ جس کو میرے موجودہ فعل کی بھی خبر ہے اور جو میں نے آئندہ کرنا ہے اس کی بھی خبر رکھتا ہے۔ جب اس سوچ کے ساتھ اپنے معاملات طے کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ میں بھی ترقی ہوگی اور جب تقویٰ میں ترقی ہوگی تو پھر عدل کو قائم رکھنے کے لئے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا کہ اپنے یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے کسی دوسرے عزیز کے خلاف بھی کبھی گواہی دینے کی ضرورت پڑی تو گواہی دینے کی ہمت پیدا ہوگی اور توفیق ملے گی۔

(روزنامہ الفضل 15 جون 2004ء)

چناب اس بار بھی ......

ہمارا کیا ہمیں ہر حال میں جاں سے گزرنا ہے
سنور جائے نصیب عشق جیسے بھی سنورنا ہے
ہوا میں کاٹ ہو خنجر کی یا لہریں ہوں طوفانی
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

کسی کو کیا بتائیں جان، مال و آبرو دے کر
لئے مٹی کے برتن کس لئے، ہے کون کوزہ گر
کسی طوفاں سے کیوں ڈرتے بھلا ہم اور کیا کرتے
جھلک دیکھی جہاں بھی یار کی نکلے کشیدہ سر
اسی دلبر پہ مرتے تھے اسی دلبر پہ مرنا ہے
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

رواجوں اور مزاجوں کو بدل دیں تو برا کیا ہے
گرہ میں کیا ہے دنیا کی ، یہ شور ناروا کیا ہے
خبر اس کو اگر اب تک نہیں موسم بدلنے کی
زمانہ کم نظر خود ہے گلستاں کی خطا کیا ہے
وہ دن آئے کہ پھولوں کو قدم شاخوں پہ دھرنا ہے
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

"قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے"
ہمارے ہاتھ خالی ہوں مگر دل میں تو ایماں ہے
زبانیں نوچ لی جائیں کہ آنکھیں پھوڑ دی جائیں
ہمیں اصرار ہے اس پر مسیحا سے جو پیماں ہے
کسوٹی پر وفا کی آج بھی پورا اترنا ہے
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

رفیقو ، حوصلے ہر حال میں رکھنا جواں اپنے
نہیں پہچانتے اہلِ وفا کو مہرباں اپنے
کہاں تک بجلیاں کوندیں گی غم کی دھوپ چمکے گی
نگہباں ہے خدا اپنا ، محمدؐ سارباں اپنے
ہمیں منزل سے پہلے راستے میں کب ٹھہرنا ہے
چناب اس بار بھی کچے گھڑے پر پار کرنا ہے

جمیل الرحمٰن

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد شفیع خان صاحب

قرآن کریم کا فیضان اور اس کی تعلیمات کا مختصر ذکر

قرآن کریم باری تعالیٰ کا پاک کلام ہے جو باری تعالیٰ کی صفات کاملہ کا مظہر ہے۔ بیشک قرآن کریم باری تعالیٰ کی شان ہے اور اس کی پہچان ہے۔ قرآن کریم کا ہر لفظ باری تعالیٰ کے نور سے منور معطر ہے اور اس کا ہر لفظ ترتیب و ترکیب کے لحاظ سے اپنی جگہ پر اہم، برمحل اور برجستہ ہے جس کا کوئی بدل یا ثانی نہیں۔

قرآن کریم کا ہر لفظ اور لفظ کا ہر جزو بلکہ زیر و زبر بھی اپنے اندر لامحدود علوم و حکمت کے خزانے لئے ہوئے ہے۔ یہ فصیح و بلیغ کلام ہر رفعت، ہر فضیلت، ہر خیر و برکت اور اسرار و رموز سے پر ہے۔ یہ دنیا و آخرت، ابتداء و انتہاء، اول و آخر، ہر دور، ہر وقت، ہر شے کا مکمل احاطہ کئے ہوئے ہے جس میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں۔

قرآن کریم نہ صرف مکمل ضابطہ حیات ہے بلکہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ یہ اس باری تعالیٰ کا کلام ہے جس کی اعلیٰ وارفع ذات پاک نور السمٰوٰت و الارض ہے۔ قرآن کریم ہستی باری تعالیٰ کی صفات کاملہ کا منبع و مجموعہ ہے۔ یہ نور مجسم ہے۔ یہی نور باری تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ انسان کو دکھاتا ہے۔

قرآن کریم حی و قیوم کی آخری کتاب ہے جو قیامت تک نوع انسانی کے لئے ہدایت اور راہنمائی کی دستاویز ہے اس کی جڑیں فطرت انسانی میں پیوست ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہیں اور یہ شجر طیبہ ہر زمانے اور ہر دور میں تازہ بتازہ علوم و معارف کے اثمار نوع انسانی کو مہیا کرتا ہے۔ ہدایت اور رحمت کے یہ خزائن انسانی معاشرہ کی ضروریات، انسان کے فہم و ادراک اور تخلیق کائنات کے بارے میں اس کے علم کی وسعت اور گہرائی کے مطابق ہر دور میں نازل ہوتے ہیں اور قیامت تک نازل ہوتے رہیں گے۔

قرآن کریم جب سے نازل ہوا ہے کوئی بشر یا اس کے ہمنوا اس کی مثل پیش نہیں کر سکے جیسا کہ باری تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے:

”تو کہہ دے کہ اگر جن و انس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لا سکیں گے خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہوں“۔ (بنی اسرائیل:89)

دنیا بھر کے منکرین جو اپنی اعلیٰ صلاحیتوں پر نازاں ہیں ان میں عربی دان، سائنسدان، مفکر، فلسفی اور علم و ادب، فہم و فراست میں یکتا ہونے کے دعویدار سبھی شامل ہیں۔ وہ بڑی بڑی ایجادات کر چکے ہیں۔ وہ چاند پر اتر چکے ہیں وہ آسمانوں پر کمندیں ڈالتے ہیں لیکن 1400 سال گزرنے کے باوجود وہ قرآن کریم کی چند آیات کی مثل پیش نہیں کر سکے نہ ہی آئندہ کبھی قیامت تک قرآن کریم کی مثل لا سکیں گے۔ کون ہے جو باری تعالیٰ کا مقابلہ کر سکے......

باری تعالیٰ نے قرآن کریم فرقان حمید کو اپنے محبوب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرما کر انسانیت پر احسان عظیم فرمایا۔ اس امانت کو اٹھانے کی ہمت آپ سے پہلے کسی رسول کو نہیں ہوئی جبکہ آپ کو باری تعالیٰ نے اس امانت کا بوجھ اٹھانے کی سعادت سے سرفراز فرمایا اور آپ اس نورانی ورثہ سے باری تعالیٰ کے حضور نورٌ علیٰ نور قرار پائے۔

رسول اللہ ﷺ نے باری تعالیٰ کا دیا ہوا یہ نور ساری دنیا میں منعکس فرمایا اور قیامت تک ہر انسان اس نور سے رشد و ہدایت، خیر و برکت اور شفا حاصل کرے صرف اور صرف آپ خاتم النبیین ﷺ کی کامل اتباع اور آپ کا عاشق صادق ہونے کے ناطے سے ہی خدا کے حضور صالحین میں شمار ہوگا۔ بیشک ہر انسان بشمول تمام انبیاء علیہم السلام اور آپ کی امتیں ازل سے ابد تک آپ کی شفاعت سے بہرہ مند ہوں گی۔

آپ ﷺ کو باری تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم کے القابات سے سرفراز فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے فرشتے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے لوگو تم بھی میرے محبوب ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔

سورۃ فاتحہ ایک مکمل دعا کا درجہ رکھتی ہے جو قرآن کریم کے دل کے مترادف ہے۔ اس کی تلاوت کے بغیر نمازیں، نوافل اور دیگر عبادات مکمل نہیں ہوتیں۔

اسی حوالے سے سرور کائنات، فخر موجودات آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ فاتحہ مکمل دعا ہے اور آیت الکرسی سید الآیات ہے۔ بیشک قرآن کریم الحمد سے والناس تک بلا تخصیص باری تعالیٰ کا نور ہے جسے بار بار ناظرہ اور باترجمہ تلاوت کرنا اور پڑھنا موجب شفاء اور خیر و برکت اور باعث نجات ہے۔ اس پاک کلام کے فیوض و ثمرات لامحدود ہیں۔

باری تعالیٰ کی حاکمیت کے ذکر سے قرآن کریم شروع سے لے کر آخر تک عبارت ہے۔ قرآن کے ہر لفظ بلکہ ہر حرف میں باری تعالیٰ کی عظمت کا نور عیاں ہے اس کی کبریائی اتنی افضل و اکمل ہے کہ انسان کی سوچ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ کائنات کو لامکاں سے مکاں میں لانے والے پروردگار کی حمد و ثناء میں کائنات کا ذرہ ذرہ سربسجود ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار عبارت ہے یہاں صرف چند ارشادات باری تعالیٰ درج ذیل ہیں۔

1۔ اور بجلی کی گھن گرج اس کی حمد کے ساتھ (اللہ کی) تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے (تسبیح کر رہے ہوتے ہیں)
(الرعد:14)

2۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خواہ مرضی سے کریں خواہ مجبوری سے اور ان کے سائے بھی صبح کو بھی اور شاموں (کے اوقات) میں بھی (الرعد:16)

3۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ جو چیز بھی اللہ نے پیدا کی ہے اس کے سائے بھی دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے جگہ بدلتے ہوئے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور وہ تذلل اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔ (النحل:49)

4۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں جاندار ہیں اور تمام فرشتے بھی وہ استکبار نہیں کرتے۔ (النحل:50)

سبحان اللہ کیا شان جلال کبریا ہے کہ نظام قدرت کا ذرہ ذرہ ہر آن ہر وقت باری تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے اور اس کی حمد و ثناء میں مصروف ہے اس کی کبریائی اتنی احد و اکمل ہے کہ بجلی کی گھن گرج (اللہ کی) تسبیح کرتی ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے تسبیح کر رہے ہوتے ہیں۔

ہم جن چیزوں کو بے جان خیال کرتے ہیں کہ وہ زمین پر بے جان کھڑی ہیں یا پڑی ہیں۔ وہ بھی باری تعالیٰ کے حضور جھکتی ہیں۔ ان کے سائے ڈھل کر دائیں طرف سے کبھی بائیں طرف سے جگہ بدلتے ہوئے باری تعالیٰ کے حضور صبح کو بھی اور شاموں کو بھی قیام رکوع اور سجدہ بجالاتے ہیں۔

الغرض اس جہان فانی کی تمام مخلوقات جو بھی آسمانوں اور زمین کے درمیان ہیں اور آخری دنیا کی تمام مخلوقات اور تمام ایسے جہان جن کا علم انسان کو نہیں دیا گیا سب کے سب ہر وقت ہر آن ہر لحہ باری تعالیٰ کے حضور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو کر اس کی حمد و ثنا میں مصروف ہیں۔

قرآن میں انسان کے لئے اخلاقی تعلیم

بڑائی صرف باری تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے مخصوص ہے جبکہ اس صفت سے انسان کو نہیں نوازا گیا بلکہ انسان کے لئے اس صفت کو ظاہری اور باطنی طور پر اپنانے کو ناپسند اور شرک کے مترادف قرار فرمایا ہے۔

ارشاد پاک ہے:

”یقیناً وہ استکبار کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا“۔ (النحل:24)

”پس جہنم میں داخل ہو جاؤ لمبا عرصہ اس میں رہتے چلے جاؤ پس تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ یقیناً بہت برا ہے“۔ (النحل:30)

”اور تو زمین میں اکڑ کر نہ چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ قامت میں پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے“۔ (بنی اسرائیل:38)

مندرجہ بالا ارشادات کے علاوہ بھی قرآن کریم میں بار بار انسان کو تکبر سے باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے کہ صفت کبریائی تو صرف اور صرف باری تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے لہٰذا وہ باری تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دے۔

انسان کو چاہئے کہ وہ نہایت انکساری اور عاجزی سے ہر آن اللہ تبارک تعالیٰ کی بیشمار نعمتوں کا شکر ادا کرے جو اس نے انسان کے لئے پیدا کی ہیں جس کا ذکر قرآن کریم میں بار بار آیا ہے......

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو اسے احاطہ میں نہ لاسکو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے“۔ (النحل:19)

جبکہ قرآن کریم کی پوری سورۃ الرحمٰن میں باری تعالیٰ نے بار بار اپنی عنایات اور عطا کو دہرایا ہے اور بار بار انسان اور جن کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

”پس تم میری کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے“۔ (الرحمٰن)

سو انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے تئیں کمزور محتاج اور کم عقل سمجھتے ہوئے اپنی حقیر تخلیق اور اپنی مختصر زندگی کے دورانیہ کی حقیقت کو یاد رکھے اور ہرگز فراموش نہ کرے کہ اس کا ہر سانس باری تعالیٰ کی عطا کا محتاج ہے۔ انسان پر باری تعالیٰ کی اس قدر عنایات ہیں کہ وہ ان کا شمار نہیں کر سکتا۔ قرآن کریم میں ان عنایات کا بار بار ذکر ہے تا کہ انسان اپنے باری تعالیٰ کا صدق دل سے شکر بجالائے۔

انسان دنیا میں خالی ہاتھ آتا ہے اور اسے باری تعالیٰ کے حضور واپس بھی خالی ہاتھ جانا ہے۔ باری تعالیٰ نے جو کچھ بھی انسان کو دیا وہ سب اس

نے اپنی جناب سے دیا ہے اگر وہ کسی کو اولاد، مال و دولت، صحت وتندرستی دیتا ہے تو یہ اس کی عنایات ہیں اور اگر وہ کسی کو یہ سب کچھ دے کر واپس لے لیتا ہے یا کسی انسان کو کچھ بھی نہیں دیتا تو دونوں صورتوں میں باری تعالیٰ کا شکر بجالانا لازم ہے اسی کی رضا پر راضی رہنا ہی بندگی ہے۔ اگر صبر واستقامت سے راضی برضا باری تعالیٰ نہیں رہو گے تو اس کا کیا بگاڑو گے۔ اس کی ذات پاک تو بے نیاز ہے تم اپنا ہی نقصان کرو گے۔

باری تعالیٰ نے جو شکر ادا کرنے کے پیمانے بنائے ہیں وہ انسان کو اپنانے چاہئیں اسی میں اس کی فلاح ہے اسی میں مالک کل کی خوشنودی ہے۔

باری تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تمہیں آنکھ، ناک اور کان عطا کئے ہیں تاکہ تم شکر ادا کرو۔ سو جسے اس نے ایک آنکھ دی ہے وہ اس انسان کو دیکھے اور شکر ادا کرے جس کو اس نے دونوں آنکھوں سے محروم رکھا ہے۔ اسی طرح جسے اس نے آنکھیں تو دی ہیں اور ٹانگوں سے محروم کیا ہے وہ اس انسان کو دیکھے جو آنکھوں اور ٹانگوں دونوں سے محروم ہے اور شکر ادا کرے کہ وہ دونوں نعمتوں سے محروم نہیں ہے۔

قرآن کریم کا اعجاز

قرآن کریم کے اعجاز لامحدود ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں؛

1۔ قرآن کریم میں باری تعالیٰ کی رحمت کی خاص چاشنی ہے جو زبان اور دل و دماغ کو اپنی انمول مٹھاس سے لبریز کر دیتی ہے جس سے دلی طمانیت محسوس ہونے لگتی ہے۔

2۔ قرآن کریم کے الفاظ مبارکہ بہت جلد یاد ہو جاتے ہیں۔ تلفظ کے اعتبار سے ادائیگی میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔

3۔ قرآن کریم میں بے پناہ برکات ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر چار برس کا نوعمر طفل جلد چند برس میں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیتا ہے اور بآسانی صحیح قراءت کے ساتھ ایام بچپن میں ہی حفظ کر لیتا ہے۔ یہ دنیا کی واحد کتاب ہے جو تھوڑے عرصہ میں سینہ انسانی میں محفوظ ہو جاتی ہے۔

4۔ جو بچے دنیاوی تعلیم کے حصول سے پہلے قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیتے ہیں اور اس کے بعد سکول میں داخل ہوتے ہیں یا قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد دنیاوی تعلیم کی ابتداء کرتے ہیں۔ وہ دوسرے بچوں کی نسبت علم کے حصول میں بہتر کارکردگی کے اہل ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی دنیاوی و دینی علوم کے حصول میں ذہنی استعداد اور زبان کی بہتر صلاحیت بوجہ قرآن کریم کی برکات کے ہمیشہ مشعل راہ اور ممد و معاون رہتی ہے۔

5۔ قرآن کریم کے علاوہ دوسری کتب بار بار پڑھنے سے تشنگی کم ہوتی ہے اور بالآخر انسانی دل و دماغ سیر ہو جاتا ہے جبکہ قرآن کریم کے بار بار پڑھنے سے تشنگی بتدریج بڑھتی چلی جاتی ہے جتنی آپ زیادہ تلاوت کریں گے اتنا ہی تشنگی بڑھتی چلی جائے گی۔

6۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھیں اور پھر ترجمہ پڑھیں تو ہر بار آپ کو نئی بشاشت اور روحانی سکون نصیب ہوگا اور ہر بار قدرت کے نئے نئے انکشافات اور اسرار رموز ظاہر ہوں گے۔

7۔ قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اس کے ترجمہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنے اوپر وارد کر لیں تو وجد کی کیفیت انسان پر طاری ہو جاتی ہے۔

مکرم عامر سعید احمد صاحب

میری امی جان محترمہ نعیمہ سعید صاحبہ

میری پیاری امی جان محترمہ نعیمہ سعید صاحبہ پانچ چھ ماہ برین ٹیومر کے مرض میں مبتلا رہ کر مورخہ 4 جون 2007ء کو بعمر 49 سال اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ میری امی جان حضرت عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی تھیں۔

آپ بہت ہی مخلص، ہمدرد، صوم وصلوٰۃ کی پابند، صابرہ اور شاکرہ وجود تھیں۔ آپ بہت قربانی کرنے والی خاتون تھیں۔ حتیٰ کہ اپنی زندگی کی آخری عید بھی دوسروں کی خوشی میں قربان کر دی۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتیں۔ آپ محبت کرنے والی، ہر ایک کی فکر کرنے والی تھیں۔ کسی کو کوئی بھی تکلیف پہنچتی تو ہر ممکن کوشش کر کے اس کو دور کرنے کی سعی کرتیں۔

آپ واقف زندگی کی بیوی ہونے کے علاوہ آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی اور تادم حیات اپنے وقف پر قائم ودائم رہیں۔ آپ نے میرے ابو محترم ملک سعید احمد رشید مربی سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ایک عرصہ میدان عمل میں گزارا۔ لیکن کبھی بھی کوئی شکایت نہ کی کہ مجھے فلاں تکلیف ہے۔

ہم 1996ء میں ربوہ شفٹ ہوئے۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی حرم ثانی محترمہ حضرت آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ کی تحریک پر اپنی زندگی نصرت جہاں ہومیو کلینک کیلئے وقف کر دی۔ سال بعد آپ کو کلینک کا انچارج بنا دیا گیا اور تادم حیات اس عہدہ پر قائم رہیں۔ یہ عرصہ تقریباً دس سال کا ہے۔ شروع میں کلینک کے اوقات شام کے تھے۔ آپ ہم بہن بھائیوں کو گھر اکیلا چھوڑ کر جاتیں اور آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہوتی۔ اللہ پر توکل کرتی ہوئی جاتیں۔ جمعرات کے روز مریضوں کی کثرت کی وجہ سے رات 11، 12 بج جاتے۔ لیکن آپ نے وقف کے تقاضے کو پوری طرح سے نبھایا۔ جب کبھی ٹیلی فون کال آتی کہ کلینک آئیں کوئی ضروری کام ہے تو فوراً برقعہ پہن کر کہتیں کہ مجھے جلدی ہے سائیکل پر چھوڑ آؤ۔ اس کے علاوہ آپ رمضان میں ہر جمعہ کے روز اور اسی طرح عیدین پر فرسٹ ایڈ کے شعبے میں ڈیوٹی دیتیں۔

آپ محلے کی خواتین کے ساتھ اکثر ربوہ کے ملحقہ علاقوں میں دعوت الی اللہ کرنے جاتیں اور آپ اپنے ساتھ فرسٹ ایڈ باکس لے جاتیں۔ جب کبھی آپ کو اطلاع ملتی کہ دورے پر جانا ہے تو فوراً تیار ہو جاتیں۔ خواہ کوئی بھی مصروفیت ہوتی۔ ایک دفعہ جب خاکسار چھوٹا تھا تو آپ کے ساتھ ایک دفعہ جانے کا موقع ملا۔ آپ مریضوں کو بڑے پیار سے دیکھتیں اور دوائی دیتیں۔ اس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو کئی پھل نصیب ہوئے۔ جب میں ساتھ گیا تھا تو میرے سامنے ایک خاتون نے بیعت کی۔ (الحمدللہ)

آپ صدقہ وخیرات بکثرت کرتیں۔ رمضان کے مہینے میں گندم کی بوری کسی مستحق کو دیتیں۔ اس کے علاوہ چندے دیتیں۔ ہمیں جو عیدی ملتی اس کو چندے میں دینے کا کہا کرتی تھیں۔ ہمیشہ دوسروں کی خدمت کرتیں۔ اور کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔ بلکہ اوّلین ترجیح یہ ہوتی کہ کس طرح اس کی خدمت کی جائے۔ چنانچہ جب کبھی ہمسائے کسی سفر سے واپس آتے تو آپ گھر جا کر حال احوال پوچھتیں۔ پھر کھانے وغیرہ کا بھی انتظام کرتیں اور برتن دھو کر دیتیں۔ حتیٰ کہ صفائی وغیرہ بھی کر دیتیں اور ان تمام کاموں میں اپنی بیٹیوں کو بھی شریک کرتیں۔ کہیں فوتگی ہو جاتی تو آپ بھی ان کے غم میں شریک ہوتیں۔ کسی کو کوئی پریشانی ہوتی تو اس کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتیں۔

ہمارے گھر میں اکثر مہمان آیا جایا کرتے تھے۔ آپ ان کی بہت مہمان نوازی کرتیں۔ مہمان اس پر بہت خوش ہوتے بلکہ اکثر نے ہمارے گھر کو ''دارالضیافت'' کا لقب دیا ہوا تھا۔ آپ لوگوں کا ہر ممکنہ خیال رکھتیں اور کبھی کسی انعام کی طلب گار نہ ہوتیں۔ بلکہ سب کچھ خدا کی رضا چاہنے کے لئے کرتیں۔ اور حضرت مصلح موعود کے اس شعر پر پورا اترتی تھیں کہ

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالب انعام نہ ہو

آپ نے اپنی بیماری کا عرصہ نہایت ہی ہمت سے گزارا۔ باوجود انتہائی تکلیف کے حرف شکایت زبان پر نہ لاتیں۔ صبر وشکر سے اپنا آخری وقت گزارا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے مورخہ 10 اگست 2007ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

''دوسرا جنازہ نعیمہ سعید صاحبہ اہلیہ ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ کا ہے۔ ان کے نانا، دادا، پڑدادا یہ سب رفیق تھے۔ عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی کی پوتی تھیں اور منشی عبدالرحمٰن صاحب کی پڑپوتی تھیں۔ علاوہ واقف زندگی کی بیوی ہونے کے ان کی لجنہ میں بھی کافی خدمات ہیں۔ لجنہ ہومیو کلینک کو انہوں نے بڑی اچھی طرح چلایا اور اپنی بیماری کے باوجود بڑی ہمت اور محنت سے کام کرتی رہیں۔ ان کی تقریباً جوانی کی ہی عمر تھی۔ یہ 49 سال کی عمر میں فوت ہو گئیں۔ ان کے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی صبر دے اور ان کی دعائیں اپنے بچوں کے لئے قبول فرمائے۔ ان کا ہمیشہ حافظ وناصر رہے۔'' آمین

آپ نے اپنے شوہر کے علاوہ تین بچے سوگوار چھوڑے ہیں۔ (1) مکرمہ نبیلہ شکیل صاحبہ اہلیہ شکیل احمد قمر صاحب مربی سلسلہ (2) مکرمہ قدسیہ سلیم صاحبہ اہلیہ سلیم احمد ناصر صاحب آف کراچی (3) اور خاکسار عامر سعید احمد طالب علم واقف زندگی ربوہ چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں صبر جمیل دے اور امی جان کی نیکیوں کو آگے جاری رکھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

مروا

(Murray Exotica)

سدا بہار جھاڑی نما پودوں میں اس پودے کا سب سے زیادہ پھیلاؤ ہوتا ہے۔ یہ بیل دس بارہ فٹ لمبی ہوتی ہے۔ بلند ترین دیواریں اس بیل کے باعث سج جاتی ہیں۔ یہ پودا ان گھروں میں کاشت کرنا چاہئے جن کی دیواریں بلند ہوں یا گھر کا ماتھا بڑا وسیع ہو۔ جہاں بیل آرائش کا کام دے سکے۔ مروا کے پتے انتہائی سبز، چمکیلے اور دیدہ زیب ہوتے ہیں۔ جونہی موسم برسات شروع ہوتا ہے مروا کے پودے سفید پھولوں کے گچھوں سے بھر جاتے ہیں جن سے بھینی بھینی خوشبو آتی ہے۔ تمام صحن پھولوں کی مہک سے معطر ہو جاتا ہے۔ جب تک پودے پر پھول موجود رہتے ہیں یہ کیفیت موجود رہتی ہے۔ مروا کے پھول گلدستوں اور گلدانوں میں لگانے کے لئے مختلف انداز میں تراشے جاتے ہیں۔ یہ پھول براہ راست بیج سے پیدا کیا جاتا ہے۔ اس پھول کی پود لگانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

مکرم محمود احمد اشرف صاحب

ٹیلی ویژن کے منفی اثرات

ٹی وی موجودہ دور کی ان ایجادات میں سے ہے جس کے نہایت گہرے اثرات انفرادی اور اجتماعی طور پر انسانی معاشرہ پر مرتب ہو رہے ہیں۔سیٹلائٹ ٹی وی نے اس دائرہ اثر کو اور بھی وسیع کر دیا ہے۔دنیا میں ہر چیز کی طرح ٹی وی کے بھی مثبت اور منفی پہلو موجود ہیں۔اس لئے اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے کہ ٹی وی پروگرامز بنانے اور ان کے دیکھنے کو بہرحال کسی نہ کسی نظم وضبط کے تابع کرنا بے حد ضروری ہے۔موجودہ دور میں ٹی وی اور دیگر ذرائع ابلاغ معاشرے پر جو منفی اثرات مرتب کر رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ بری باتوں کا اظہار اور ان کی تشہیر ہے جو قرآن کریم کی ہدایت کی صریحاً خلاف ورزی ہے اور اس کا سدّ باب کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے۔

عوام الناس کے سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ خود کو ٹی وی کے منفی اثرات سے کس طرح محفوظ کر سکتے ہیں۔بچوں اور نوجوانوں کے لئے یہ مسئلہ زیادہ سنجیدہ توجہ کا متقاضی ہے۔ان میں اس امر کا احساس اجاگر کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔وہ عمر کے ایسے حصے میں ہیں جس میں ان کے ذہن اور شخصیت کی تشکیل ہو رہی ہوتی ہے۔پس ٹی وی کے سامنے کئی کئی گھنٹے گزار دینا ان کے لیے زیادہ مضر ہو سکتا ہے۔بعض والدین یہ تصور کر لیتے ہیں کہ ٹی وی سے بہرحال بچے کچھ معلومات حاصل کرتے ہیں اس لئے اگر یہ کئی کئی گھنٹے بھی دیکھتے ہیں تو دیکھنے دیا جائے۔یہ تصور بالبداہت اس لئے غلط ہے کہ مفید ترین کام بھی وقت کی قید سے آزاد ہو کر کرنا نقصان کا موجب ہوتا ہے۔پس اس بنیادی حقیقت کو سمجھتے ہوئے ہمیں ٹی وی کے منفی پہلوؤں کو دیکھ کر ان سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہئے۔یہ منفی پہلو کیا ہیں؟ اور ان سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔زیر نظر سطور میں اس پر کسی قدر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ٹی وی کے مضر اثرات کی ایک بنیادی وجہ

یہ بات عام فہم ہونے کے باوجود بالعموم لوگوں کے شعور میں نہیں ہوتی کہ انسانی ذہن کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ پیدائش کے وقت اس کی کوئی مخصوص ہیئت نہیں ہوتی۔ماحول یا ہم خود ذہن کو تشکیل دیتے ہیں۔ماہرین کہتے ہیں کہ بچے کی ذہنی نشوونما کا ایک بڑا سبب بیرونی دنیا کے ساتھ اس رنگ میں تعلق رکھنا ہے جس کے نتیجے میں کوئی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہوں۔خواہ یہ عمل بچے کا ماں باپ اور بہن بھائیوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کرنا ہی ہو۔خود یہ ماہرین کہتے ہیں کہ ٹی وی دیکھتے ہوئے یہ عمل نہیں ہو رہا ہوتا۔وہ کہتے ہیں کہ بچے ہی نہیں بلکہ بڑے بھی بجائے خود کچھ سوچنے کے اور کرنے کے ٹی وی کے سامنے بے بس ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔پس ان کے ذہن کی تشکیل اسی حد تک ٹی وی کے رحم وکرم پر ہے جس حد تک وہ ٹی وی دیکھتے ہیں۔اب چونکہ ٹی وی دیکھنا ایک ایسا کام ہے جس کے لیے کوئی کوشش درکار نہیں ہوتی اس لیے لوگ مسلسل بیٹھے دیکھتے رہتے ہیں خواہ پروگرام میں انھیں کوئی حقیقی دلچسپی نہ بھی ہو۔یہاں تک کہ آپ وہ سب کچھ بھی دیکھ سکتے ہیں جو نہیں دیکھنا چاہتے۔پس ٹی وی ہمیں ایک عجیب قسم کی بے بسی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس طرح ٹی وی ہمیں جسمانی طور پر ہی نہیں بلکہ ذہنی طور پر بھی بعض لحاظ سے سست بنا سکتا ہے۔لیکن ظاہر ہے کہ اس کا انحصار خود ہم پر ہے کہ ہم کتنی دیر تک کیا کچھ ٹی وی پر دیکھتے ہیں۔اس لحاظ سے ٹی وی کے نقصانات سے بچنے کا پہلا اصول لغو سے پرہیز ہے۔

وقت کا ضیاع

بالعموم لوگ ٹی وی پر تفریحی پروگرام دیکھنا پسند کرتے ہیں ان میں فلمیں، کارٹون اور کھیلیں شامل ہیں۔یہ سب کچھ بہت سے لوگوں کے لئے تفریح تو ہے مگر ایسی تفریح ہے کہ جس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہوتا۔ہر عقل مند انسان اس بات سے اتفاق کرے گا کہ تفریح اگر کسی فائدہ کے بغیر ہے تو وہ محض وقت کا ضیاع ہے۔لیکن مشکل یہ ہے کہ وقت کے ضیاع کا مفہوم ہم میں سے اکثر لوگوں پر واضح نہیں ہے۔ وقت کی قدر و قیمت کا احساس اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ ہمیں یہ معلوم نہ ہو کہ اس وقت میں ہم اور کیا کچھ کر سکتے ہیں اور پھر ہمیں یہ شعور نہ ہو کہ ہمارے پاس وقت محدود ہے۔یہ احساس ہو تو عام طور پر ٹی وی پر دکھائے جانے والے اکثر پروگراموں کو دیکھ کر اپنے وقت کے استحصال کا احساس پیدا ہونا چاہئے۔ ہم ایک گھنٹہ کے پروگرام کے دوران ایک ہی اشتہار 20 دفعہ دیکھتے ہیں مگر بہت کم یہ خیال ہمیں آتا ہے کہ منافع کمانے والی کمپنیاں کس طرح ہمارا وقت ضائع کر رہی ہیں۔ٹی وی کے اشتہار دیکھ کر بعض بیدار مغز لوگ بھی اتنے متاثر ہو جاتے ہیں کہ بلاضرورت بھی ایک چیز خریدنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔پھر منافقانہ سیاست کے متعلق گفتگو کے طویل پروگرام ہم میں سے بعض لوگوں کا بہت وقت برباد کرتے ہیں۔میرا مشاہدہ ہے کہ یہ پروگرام دیکھ دیکھ کر لوگ اچھے خاصے تجزیہ نگار بن چکے ہیں لیکن سوال یہی ہے کہ اس سے انہیں حاصل کیا ہو رہا ہے۔اگر کچھ بھی حاصل نہیں ہو رہا تو یہ لغویات ہے۔چند لمحے لے لیے ملکی سیاست پر محفل میں بات کر لینا تو کوئی بات نہ ہوئی۔ٹی وی کے بہت سے پروگراموں کو ہم تفریح کا ذریعہ سمجھتے ہیں حالانکہ تفریح تو وہ ہے کہ جو واقعی کسی راحت کا سامان پیدا کرے۔ادبی پروگرام یا لطیف مزاح کے پروگرام تفریح کا باعث بن سکتے ہیں لیکن مشکل یہ ہے کہ ٹی وی پر ایسے پروگرام اول تو بہت کم ہوتے ہیں اور اگر ہوتے ہیں تو وہ غیر معیاری ہوتے ہیں۔ٹھٹھے بازی کا نام مزاح تو نہیں رکھا جا سکتا۔ ٹی وی کے پروگرام اس طرح بھی وقت کے ضیاع کا باعث بن جاتے ہیں کہ ہم ان میں منہمک ہو کر دیگر ضروری امور کی انجام دہی میں کوتاہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔مثال کے طور پر نماز، مطالعہ اور کھیل جیسے ضروری امور کے لئے وقت کم رہ جاتا ہے۔

مضر صحت اثرات

ٹی وی کے جسم اور صحت پر مضر اثرات اگرچہ معروف ہیں لیکن ان کے متعلق بھی ہم عام طور پر سنجیدہ رویہ اختیار نہیں کرتے۔مشینوں اور آلات کی ایجاد نے انسان کی جسمانی محنت ومشقت کو کم سے کم کر دیا ہے۔ہمارا طرزِ زندگی روز بروز جسمانی اعتبار سے غیر فعال ہوتا جا رہا ہے۔اس کے نتیجہ میں جسم پر بہت مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ظاہر ہے کہ ان کی بنیادی وجہ جسم میں دوران خون کا سست پڑ جانا ہے۔یاد رکھنا چاہئے کہ خون کی گردش کا کام صرف دل نہیں کرتا بلکہ جسم کے دیگر عضلات خصوصاً ٹانگیں اس میں معاونت کرتی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ پنڈلیوں کو ڈاکٹرز دوسرا دل بھی قرار دیتے ہیں۔اور انسانی جسم میں دیگر تمام افعال کا انحصار خون کی گردش پر ہوتا ہے۔پس جدید آلات جو بظاہر یُسر یعنی آسانی اور آرام کا باعث ہیں ساتھ ہی عُسر یعنی تنگی اور تکلیف کا بھی سامان پیدا کر رہے ہوتے ہیں اور ٹی وی ان تمام ایجادات میں سرِ فہرست ہے۔ گھنٹوں گھر کے سب لوگ ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔پھر دیکھتے دیکھتے سو جاتے ہیں۔جسم انسانی کے لئے یہ بہت مضر ہے۔یہ ایک طبی حقیقت ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کو محنت شاقہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔اس محنت سے گریز کی ہر راہ انسان کو مشکلات کی طرف لے جائے گی۔پس والدین کو اس اصول کو سمجھ کر بچوں کے لئے ٹی وی کا شیڈیول مقرر کرنا چاہئے۔

سماجی رویوں پر مرتب ہونے والے دور رس اثرات

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔اس کی ہر قسم کی نشوونما اور بقا معاشرہ کی محتاج ہے۔انسان کے اندر بہت سے قویٰ اور صلاحیتیں ایسی ہیں جن کو تنہا رہ کر انسان بالکل ترقی نہیں دے سکتا۔ٹی وی بہت زیادہ دیکھنے سے اپنے ماحول میں انسانی روابط کے لئے وقت کم رہ جاتا ہے۔اور ہمارا معاشرہ اس کا شکار ہو رہا ہے۔ اس صورت حال کے اثرات ہمارے معاشرتی رویّوں پر بڑے گہرے ہیں۔خاص طور پر بچپن میں اگر ہم عمر بچوں کے ساتھ کم وقت گزارا جائے تو بچوں کی ذہنی اور نفسیاتی نشوونما غیر متوازن ہونے کے امکانات ہوتے ہیں۔بچے اکٹھے ہو کر بظاہر وقت ہی ضائع کر رہے ہوں تب بھی بہت کچھ سیکھ رہے ہوتے ہیں۔بچپن کا طویل دور خدا تعالیٰ نے آخر بے مقصد پیدا نہیں کیا۔یہاں تک کہ بچوں کی باہمی رنجشیں اور لڑائیاں بھی بعض مفید پہلو اپنے اندر رکھتی ہیں۔آجکل یہ بات کثرت سے مشاہدہ میں آتی ہے کہ بہت سے بچے اپنے ہمجولیوں سے کھیلنے کی بجائے ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہتے ہیں۔پس ان پر یہ مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

یہ بحث بھی اٹھائی جاتی ہے کہ ٹی وی پر بھی مختلف نوعیت کی انسانی سرگرمیاں ہی دکھائی جاتی ہیں۔لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ ٹی وی میں دکھائی جانے والی سرگرمیوں کو انسان صرف دیکھتا ہے ان میں فعال شمولیت نہیں کرتا۔پس ممکن ہے کہ ٹی وی انسان کی قوت مشاہدہ کو کسی قدر ترقی دے لیکن اس کی عملی قوت خصوصاً ان قویٰ کو بہرحال کمزور کرتا ہے جن کا تعلق ان کے معاشرتی کردار سے ہے اور معاشرتی کردار ادا کرنے سے ہی انسان کی اخلاقی قوتیں نشوونما پاتی ہیں۔مثال کے طور پر دوسروں کے نقطہ نظر کو بہتر طور پر سمجھنا انسانی روابط کے تجربہ سے ہی سیکھا جا سکتا ہے۔ماہرین نفسیات نے لکھا ہے کہ انا جو ہر انسان کے اندر ایک بنیادی قوت ہے کی درست نشوونما بھی انسانی تعلقات کی محتاج ہے۔اور عمومی اصول یہی ہے کہ تنہائی بعض اور قویٰ کو ترقی دے سکتی ہے مگر انا کی قوت کو نقصان پہنچاتی ہے۔پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ ٹی وی ہمارے وقت کو اتنا محدود کر دیتا ہے کہ معاشرتی روابط کے لئے کم بچتا ہے اس لئے زیادہ ٹی وی دیکھنا ہمارے

معاشرتی رویوں پر منفی اثر ڈالتا ہے۔ایک ماہر نفسیات کی رائے ہے کہ انسان کے سماجی رویوں میں یہ تبدیلی دراصل تہذیبی ارتقاء کا ایک ناگزیر اثر ہے جسے ہمیں قبول کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ دنیا کے دیگر معاشروں میں شاید یہ بات قبول کی جاسکے لیکن ظاہر ہے کہ ہماری جماعت کے لئے یہ ممکن نہیں جو انسانیت کو وحدت کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کرنے کا خدائی منصوبے کی تکمیل کے لئے قائم کی گئی ہے۔ پس ہم اس رو میں نہیں بہہ سکتے۔

ذہن پر مرتب ہونے والے مضر اثرات

مناسب ٹی وی پروگرام ایک وقت کے لئے دیکھنے سے مشاہدہ اور علم ترقی کرتا ہے لیکن آجکل بے شمار پروگرام ایسے ہیں جو خصوصاً بچوں کی ذہنی صحت پر بہر حال مضر اثر مرتب کرتے ہیں خاص طور پر جب ایسے پروگرام کسی نظم وضبط کے بغیر دیکھے جائیں۔ یہ پروگرام کون سے ہیں؟ خاکسار کی رائے میں تمام ایسے پروگرام جن میں غیر حقیقی زندگی کے فرضی واقعات پیش کئے جائیں وہ ذہن پر منفی اثر ڈالیں گے۔قرآن کریم نے خیالات کی وادی میں سرگردانی کی مذمت فرمائی ہے۔ پس فرضی دنیا میں منہمک ہونے کے اثرات تو اور بھی زیادہ مضر ہونگے۔اور مشکل یہ ہے کہ ٹی وی پر پیش کئے جانے والے اکثر پروگرام جنہیں دلچسپ بھی کہا جاتا ہے اسی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ دراصل تمام فلمیں اور ڈرامے غیر حقیقی ہوتے ہیں۔ اداکاروں کی حرکات وسکنات اور چہروں کے تاثرات بھی فرضی ہوتے ہیں۔ جو واقعات دکھائے جاتے ہیں اور ان سے جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں وہ بھی عموماً حقیقت کے عکاس نہیں ہوتے۔ روزمرہ کی انسانی زندگی میں پیش آنے والے واقعات کی عکس بندی تک بات محدود رہتی تو شاید یہ اس قدر نقصان دہ بات نہ ہوتی مگر اب تو معاملہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اب تو کھیلیں بھی نہ صرف فرضی بلکہ سراسر جھوٹی دکھائی جاتی ہیں۔ فلمیں انسان کو تخیل کی اُس دنیا میں لے جاتی ہیں جہاں مذہب واخلاق کی قیود تو کیا سائنس کے قوانین بھی چکنا چور ہو جاتے ہیں۔ اب اگر مسلسل بچوں کو یہ پروگرام دیکھنے دیئے جائیں تو ان کا ذہن حقیقت سے دُور ہوتا جائے گا۔ وہ مادی دنیا کے اندر رہتے ہوئے ایک خیالی زندگی گزار رہے ہوں گے۔ اٹل قوانین قدرت کے تابع ہوتے ہوئے ان کا ذہن دن رات ان قوانین کا منکر ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ وقت آسکتا ہے کہ جب ان کی خوشیاں اور اُن کے غم بھی غیر حقیقی ہو جائیں گے۔ وہ ایک ایسی فرضی دنیا میں رہ رہے ہونگے جہاں حقیقی دنیا میں اُن کے لئے مسرتیں کم سے کم ہوتی جائیں گی۔ممکن ہے کہ بڑی سے بڑی نعمت بھی انہیں خوشی نہ دے سکے۔

پھر یہ کہ حقیقی زندگی سے تعلق رکھنے والے بعض پروگرام بھی بچوں پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر چیز سیکھنے کی ایک عمر ہوتی ہے۔کیا ایک بچے کو آپ سیاست کی چالیں سکھانا پسند کریں گے۔کیا بچوں کو عدالتی جھگڑوں کے مناظر دکھانے سے کوئی مفید اثر ان پر مترتب ہوگا؟ کیا میاں بیوی کے تنازعات دیکھ دیکھ کر معصوم بچے کوئی اچھی بات سیکھ سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سوالات کا جواب نفی میں ہے۔لیکن آج ٹی وی کا بے جا استعمال بچوں کو یہ سب کچھ بہت قبل از وقت سکھا رہا ہے جس کے مضر اثرات بھی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ بات تو شاید ذوقی ہے لیکن مجھے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب بچپن کے ماہ وسال گھٹتے جارہے ہیں۔ٹی وی کے نامناسب پروگرام بچوں کی معصومیت کے حُسن کو برباد کر رہے ہیں۔

لیکن اس سے بہت زیادہ عملی مسئلہ یہ ہے کہ ٹی وی پر عموماً مادی چیزوں کی نمائش کی جاتی ہے اور کھیل، فلموں اور شوبز سے وابستہ لوگوں کو دکھایا جاتا ہے۔ اور نہ صرف دکھایا جاتا ہے بلکہ انہیں ہیرو بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔بچوں کی اگر اس سلسلے میں مناسب رنگ میں راہنمائی نہ ہو تو ایسے بچوں کا ذہن مادہ پرست بن رہا ہوگا۔ وہ کرکٹ سٹار، فلمسٹار یا ایک ماڈل بننا پسند کریں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ معاشرے کی اصل تعمیر میں ان لوگوں کا کوئی کردار نہیں ہوتا۔ معاشرے کو بنانے والے لوگ تو بہت ہی کم ٹی وی پر دکھائے جاتے ہیں۔ پس بچوں کو ٹی وی بالکل غلط رول ماڈل دے رہا ہے۔

مادی دنیا کی چکا چوند ہر دور میں ہی انسان کے لیے ایک امتحان بنی رہی ہے۔ موجودہ دور میں ٹی وی اور انٹرنیٹ نے اس مادی دنیا کی چکا چوند کو بہت بڑھا دیا ہے۔ اب آپ وہ کچھ دیکھ سکتے ہیں جو پہلے زمانوں میں لوگ شاید سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی کتاب ''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل کا حل'' میں اس پہلو کو بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ تعیش کے وہ سامان جو بڑے بڑے امراء کو بھی میسر نہیں ہیں جب غریب لوگ اور بچے ٹی وی پر دیکھتے ہیں تو وہ یہ سوچتے ہیں کہ صرف ہم ہی ان چیزوں سے محروم ہیں۔ اس طرح ان کے دل حسرتوں کی آماجگاہ بنتے چلے جاتے ہیں۔ ان کا احساس محرومی بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس پر مُستزاد یہ کہ اس طرح وہ اپنے فلاکت زدہ ماحول سے روز بروز بیزار ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ٹی وی کا شاید سب سے بڑا نقصان ان پروگراموں سے ہوتا ہے جن میں عریانی اور جنسی بے راہ روی کے مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ ایک طالب علم نے پوچھا کہ مذہبی نقطہ نظر سے فحش پروگرام دیکھنا کیا بہت بڑا گناہ ہے۔ بات یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹا گناہ اگر مسلسل کیا جائے تو وہ اپنے اثرات کے لحاظ سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے۔ ایک مرتبہ نہرو نے اپنی بیٹی اندرا گاندھی کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر تم ایک بہادر سیاستدان بننا چاہتی ہو تو کبھی تنہائی میں ایسی حرکت نہ کرنا جو دوسروں کے سامنے نہ کرسکو۔ ہم جب کوئی بھی غلط کام کرتے ہیں، تو وہ ہم سے ہماری اخلاقی قوت اسی حد تک چھین لیتا ہے۔ ہمارا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔ تنہائی میں خدا سے ڈرنے کا مضمون دراصل قرآن کریم نے ہی کئی مرتبہ بیان فرمایا ہے۔ عربی کا مشہور شعر ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جب میں نے اپنے کمزور حافظے کا استاد سے ذکر کیا تو اس نے مجھے اس کا علاج یہ بتایا کہ میں گناہ کو ترک کر دوں۔ پس قوتوں کا بے محل استعمال لازماً غلط نتائج پیدا کرے گا۔ فحش پروگراموں پر تفصیل سے بات کرنے کی ضرورت اس لیے نہیں کہ ان کے بداثرات معروف ہیں اور کوئی بھی ذی ہوش انسان ان سے انکار نہیں کرسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام بُرے اثرات سے محفوظ رکھے اور اس کا ایک اہم ذریعہ ان بداثرات کا علم ہے جنہیں کسی قدر اس مضمون میں بیان کرنے کی کچھ کوشش کی گئی ہے۔

(مُرسلہ: قیادت تربیت مجلس انصاراللہ پاکستان)

مکرم ضیاءالرحمان صاحب

مکرم محمد بوٹا صاحب آف ڈنڈ پور کا ذکر خیر

1953ء کے پُرآشوب زمانہ میں مکرم محمد بوٹا صاحب احمدیت کی آغوش میں آئے اور پھر ڈرائے دھمکائے جانے کے باوجود آخر دم تک ثابت قدم رہے۔ میرے اباجان محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کو ان سے بہت پیار تھا اگرچہ انہیں ان کے علاوہ بھی چند نوجوانوں کو احمدیت کے نور سے منور کرنے کی توفیق ملی اور سب سے ہی اپنے بچوں کی طرح محبت سے پیش آتے مگر محمد بوٹا صاحب تو احمدی ہونے سے پہلے بھی ہمارے گھر کے افراد کی طرح تھے۔

جب پاکستان بنا تو یہ بھی مشرقی پنجاب سے ہماری طرح ڈنڈ پور آکر ٹھہرے۔ وہ دن بھی قیامت تھے، چشم فلک نے انتہائی ظلم وبربریت کا نظارہ کیا، بہت قتل وغارت ہوئی، یہ پانچ چھ سال کا بچہ محمد بوٹا اور اس کے والد کے سوا ان کے باقی عزیز قتل کئے جاچکے تھے، اس لئے بھی اب ان کے ساتھ سب کو ہمدردی تھی۔ اکثر ہمارے گھر سے کھانا کھا لیتے گھر کے کام بھی کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ بعض دفعہ روٹی کے ساتھ سالن نہ ہونے پر کہتے کہ پھپھی جی میں روکھی روٹی کھالوں گا ہاں گھی اور شکر ملا کر دے دیں۔

بچپن سے ہی انہیں احمدی ماحول مل گیا تھا، آہستہ آہستہ سوال بھی پوچھنے لگ گئے اور پوری تسلی کر لینے کے بعد احمدیت قبول کرلی۔ پھر انہوں نے میرے داداجان مرحوم سے قرآن پاک پڑھا۔ اگرچہ گاؤں کے سینکڑوں بچوں نے قرآن کریم داداجان سے پڑھا مگر انہوں نے تو جوانی میں احمدی ہونے کے بعد پڑھا پھر ترجمہ کے ساتھ پڑھا اور یہ ان پڑھ ہونے کے باوجود اخبار الفضل بھی پڑھنے لگ گئے۔ ساری عمر محنت مزدوری کی مگر اپنی نمازوں کا باقاعدہ خیال رکھا پانچوں نمازوں کو باجماعت ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے اور نماز تہجد بھی باقاعدہ ادا کرتے۔ احمدیت کی خاطر شروع میں ایک دفعہ انہیں مار بھی کھانی پڑی مگر خدا کے فضل سے احمدیوں کا گاؤں میں اچھا اثر ورسوخ تھا۔ اس لئے اس کے بعد پھر کسی کو ایسی جرأت نہیں ہوئی۔

جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے کے لئے کرایہ کا بندوبست شروع سال سے ہی شروع کر دیتے۔ یہاں بھی محلّہ دارالعلوم شرقی میں ہمارے گھر قیام ہوتا لیکن تہجد کی نماز کے لئے آدھی رات ہی اٹھ کر بیت مبارک چل دیتے اور جتنے دن ٹھہرتے تہجد اور نماز فجر بیت مبارک میں پڑھتے۔ جلسہ گاہ میں بھی بروقت پہنچ کر آگے بیٹھتے اور جلسہ ختم ہونے پر اٹھتے۔ بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے۔ جنوری 2012ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پائی اور ہانڈو گجر میں تدفین ہوئی۔ خداتعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 مارچ 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ الماس نور باجوہ صاحبہ

مکرمہ الماس نور باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم احسان احمد باجوہ صاحب مرحوم واقف زندگی آلڈرشاٹ کو مورخہ 14 مارچ کو سٹروک ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکیں اور 26 مارچ 2012ء کو مختصر علالت کے بعد 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ بہت نیک، ہر کسی کا خیال رکھنے والی، نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب

مکرم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب ربوہ مورخہ 4 مارچ 2012ء کو وفات پا گئے۔ آپ تعمیرات کے شعبے سے منسلک تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے دو تین مواقع پر بعض جماعتی عمارات کی تعمیر کیلئے آپ کو خود ہدایات عطا فرمائیں۔ نماز، روزہ کے پابند، دیانت دار، صاف گو اور مخلص انسان تھے۔ اپنے ماتحت کام کرنے والوں کے ساتھ نہایت شفقت اور ہمدردی سے پیش آتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شفیق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ آجکل نیوزی لینڈ میں خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم ملک محمود احمد خان صاحب

مکرم ملک محمود احمد خان صاحب کراچی گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت ماسٹر عبدالعزیز صاحب کے نواسے اور حضرت حاجی نصیر الحق صاحب کے داماد تھے۔ بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے احمدیہ آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کے ممبر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت پر قصر خلافت ربوہ اور ملحقہ دفاتر کی تعمیر کی نگرانی کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں وقف جدید کے دفاتر اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ خلافت سے بے انتہا پیار تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد ہر سال باقاعدگی سے جلسہ سالانہ یوکے میں شرکت کیلئے آیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ملک نسیم صاحب (آف سویڈن) کے والد تھے۔

مکرم قریشی محمود احمد صاحب

مکرم قریشی محمود احمد صاحب آف لاہور مورخہ 23 فروری 2012ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ فرقان فورس میں خدمت بجالاتے رہے اور حکومت سے ستارہ جرأت کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ نے قائد مجلس، سیکرٹری تعلیم اور صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ احمدیہ ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن کے صدر بھی رہے۔ وفات کے وقت نائب امیر کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ بہت ہمدرد، غریب پرور، مہمان نواز، منکسر المزاج اور بہت سی خوبیوں کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم چوہدری انور علی صاحب راجپوت

مکرم چوہدری انور علی صاحب راجپوت آف کیلگری کینیڈا مورخہ 13 مارچ 2012ء کو 94 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ سرکاری ملازمت میں مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہنے کے ساتھ ساتھ جماعتی خدمت میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ لاہور کے مختلف حلقہ جات میں بطور صدر، سیکرٹری مال، زعیم انصاراللہ اور آڈیٹر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، غریب پرور اور اعلیٰ اخلاق کے مالک مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب

مکرم ماسٹر محمد ہارون خان صاحب ابن مکرم مولوی نذر محمد خان صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ ایک ماہ کی علالت کے بعد 9 مارچ 2012ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ملنسار، غریبوں کے ہمدرد اور خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ آپ لمبا عرصہ تعلیم کے شعبہ سے منسلک رہے اور سینکڑوں طلباء و طالبات کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ ضرورت مند اور مستحق طلباء کو بغیر فیس کے سالہا سال تک پڑھاتے رہے اور فیس اور کتب کا بوجھ خود برداشت کر کے انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ کے تیار کردہ آسان اور سلیس نوٹس طلباء میں بہت مقبول تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ نے دو شادیاں کیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالخالق جاوید گل صاحب

مکرم عبدالخالق جاوید گل صاحب آف سکرنڈ نواب شاہ سندھ مورخہ 19 مارچ 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو حج اور عمرہ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ صدیقہ ساجد صاحبہ

مکرمہ صدیقہ ساجد صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حسین محمد ساجد صاحب مرحوم اٹلانٹا امریکہ مورخہ 13 مارچ 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نے دعوت الی اللہ اور تصنیف کے شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والی اور خلافت کی فدائی خاتون تھیں۔ آپ فعال داعیہ الی اللہ بھی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ آف خانیوال مورخہ 25 اکتوبر 2010ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مہر محمد اعظم سرگانہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ آپ نے خانیوال میں مقامی اور ضلعی سطح پر صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد، نرم دل، خدمت گزار، صابروشاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا اور خلفائے سلسلہ کی طرف سے کی جانے والی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ فضیلت پروین صاحبہ

مکرمہ فضیلت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت وحید صاحب آف ربوہ مورخہ 13 فروری 2012ء کو وفات پا گئیں۔ بہت نیک، خدمت گزار، صابروشاکر، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

مکرم اعجاز احمد گھمن صاحب

مکرم اعجاز احمد گھمن صاحب ابن مکرم کرنل نظام دین صاحب مرحوم ورجینیا امریکہ مورخہ 11 مارچ 2012ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے ورجینیا جماعت میں نائب صدر اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے حلقہ میں نماز جمعہ بھی پڑھایا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالجبار رمضان صاحب

مکرم عبدالجبار رمضان صاحب ابن مکرم عبدالوہاب صاحب آف سرینام مورخہ 18 فروری 2012ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ پہلے آپ کا تعلق لاہوری جماعت سے تھا۔ پھر 1983ء میں خود بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ ہالینڈ میں سیکرٹری مال اور سرینام میں صدر انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ نماز، روزہ کے پابند، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں بڑی باقاعدگی سے شرکت کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم قدرت اللہ صاحب رنگساز

مکرم قدرت اللہ صاحب رنگساز ابن مکرم بارک احمد صاحب آف فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 28 اکتوبر 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ پیشے کے لحاظ سے پینٹر تھے اور ربوہ کے تمام دفاتر سے رنگ کے ٹھیکے لیا کرتے تھے۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ اپنی اولاد کو بھی خلافت کے ساتھ چمٹے رہنے کی نصیحت فرماتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
سرمہ خورشید
خارش پانی بہنا، ککرے ابتدائی موتیا اور جالا میں مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

عجائبات عالم

ماؤنٹ کلمنجارو

براعظم افریقہ کا سب سے بلند پہاڑ

ماؤنٹ کلمنجارو شمالی ٹانگا نیکا (تنزانیہ) میں شیرا سطح مرتفع کے کنارے ایک آتش فشاں کون کی شکل میں اٹھا ہوا ہے۔ اس کی بلندی 19 ہزار 340 فٹ ہے۔ اس کی چوٹی یورپ کی چوٹی کوہ الپس اور امریکہ کی چوٹی روکنیز سے بھی بلند ہے۔ کلمنجارو مشرق سے مغرب تک 80 کلومیٹر کے فاصلے میں پھیلا ہوا اونچے پہاڑوں کا ایک کٹا ہوا سلسلہ ہے۔ اس کے تین مرکزی آتش فشانی دہانے ہیں لیکن یہ دہانے درحقیقت ٹھنڈے ہو چکے ہیں۔ سب سے نیا اور لمبا آتش فشانی دہانہ ''کیبو'' 7 میل تک پھیل کر موانزنی (بلندی 5350 میٹر) سے جا ملتا ہے۔ پہاڑ کا بقیہ حصہ کلمنجارو کی چوٹی ہے۔ تیسرا آتش فشانی دہانہ ''شیرا'' (بلندی 12387 فٹ) ایک قدیم آتش فشاں پہاڑ کا ایک بچا کھچا حصہ ہے۔

کلمنجارو کی جنوبی ڈھلوانیں قدرتی پانی کی فراہمی کی وجہ سے بہت زرخیز ہیں۔ تنزانیہ کے مشہور قبائل ''چھاگا'' کا وطن ہے۔ یہ لوگ مویشی پالتے ہیں اور کافی اور کیلوں کی کاشت کرتے ہیں۔ اس قبیلہ نے فصلوں کو سیراب کرنے کیلئے بند بنا رکھے ہیں اور ان کے ذریعہ آبپاشی کا ایک دلچسپ نظام بنایا ہے۔ جس کی وجہ سے مشرقی افریقہ میں سب سے زیادہ کافی اسی علاقے میں پیدا ہوتی ہے۔

ماؤنٹ کلمنجارو کے اوپر کے حصے بادلوں سے ڈھکے جنگلات پر مبنی ہیں جن میں بے شمار جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ دلچسپ وہ بندر ہیں جن کے جسم کی کھال سیاہ اور سفید اور خوب لمبی ہوتی ہے وہ ایک شاخ سے دوسری شاخ تک بہت لمبی لمبی چھلانگیں لگاتے ہیں اور اپنی لمبی کھال کو ایک پیراشوٹ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

کلمنجارو کا ایک نایاب جانور ایبٹ ڈیوکر ہے۔ یہ جانور صرف تنزانیہ کے شمالی جنگلات میں پایا جاتا ہے۔ سرخی مائل براؤن رنگ کا یہ جانور 30 انچ تک لمبا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ جانور صرف رات کو ہی دیکھ سکتا ہے اس لئے یہ بہت کم کسی کو نظر آتا ہے۔

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

خبریں

دنیا بھر میں ہر سال 50 لاکھ افراد علاج کیلئے دوسرے ممالک کا رخ کرتے ہیں

سالانہ 50 لاکھ افراد علاج کیلئے 37 سے زیادہ ممالک کا رخ کرتے ہیں، رواں برس عالمی طبی سیاحت کا حجم ایک کھرب ڈالر تک پہنچ جائے گا جو آئندہ 5 برس میں دگنا ہو جائے گا۔ لندن کے نجی ہسپتالوں میں ایک چوتھائی آمدنی بیرون غیر ملکی مریضوں سے حاصل ہوتی ہے۔ امریکا کی نسبت دیگر ممالک میں مختلف بیماریوں کا علاج 30 سے 90 فیصد تک کم خرچ ہے۔ بیرون ملک علاج کے بعد واپس آنے والے 96 فیصد برطانوی شہری اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی دیگر ممالک میں علاج کا مشورہ دیتے ہیں۔ دنیا بھر میں طبی اداروں کے معیار کی جانچ کر کے بیرون ملک علاج کے خواہشمند مریضوں کی رہنمائی کیلئے قائم جوائنٹ کمیشن انٹرنیشنل (JCI) کے ساتھ 50 ممالک کے 450 ادارے الحاق کر چکے ہیں، اس فہرست میں بھارت کے 19 اور پاکستان کا صرف ایک طبی ادارہ (آغا خان یونیورسٹی ہسپتال) شامل ہے۔ جنگ ڈویلپمنٹ رپورٹنگ سیل نے عالمی طبی سیاحت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے حوالے سے جو رپورٹ تیار کی ہے اس کے مطابق چین، بھارت، اسرائیل، امریکا، اردن، ملائیشیا، سنگاپور، جنوبی کوریا، فلپائن، ترکی، متحدہ عرب امارات، ارجنٹائن، برازیل، کوسٹاریکا، ایکواڈور، میکسیکو، جنوبی افریقہ، تیونس، کیوبا اور جمیکا سمیت 37 ممالک علاج کیلئے بیرونی مریضوں کی منزل ہیں۔ (روزنامہ جنگ 14 مارچ 2012ء)

CASA
BELLA
Home Furnishers

Master
Craftmanship
FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

برٹینکا کا 244 برس بعد انسائیکلو پیڈیا کو شائع نہ کرنے کا فیصلہ، نیا شمارہ اب صرف انٹرنیٹ پر

انسائیکلوپیڈیا برٹینکا نے 244 برس بعد 32 جلدوں پر مبنی اپنی حوالہ جاتی کتاب کے نئے شمارے کو شائع نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاہم اب اس نے ڈیجیٹل مواد کو وسعت دینے پر اپنی توجہ مرکوز کر دی ہے۔ برٹینکا کمپنی اپنی انسائیکلوپیڈیا کی کتاب کو لوگوں کے گھروں تک پہنچاتی تھی لیکن اب اس کمپنی کی پچاسی فیصد آمدنی انٹرنیٹ کے ذریعے ہوتی ہے۔ برٹینکا انسائیکلوپیڈیا کے صدر جارج کازکا کہنا ہے کہ کئی برسوں سے شائع شدہ انسائیکلوپیڈیا کی فروخت نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔ (روزنامہ ایکسپریس 15 مارچ 2012ء)

اب غلیل سے بھی کمپیوٹر گیم کھیلا جانا ممکن ہو گیا

غلیل سے پتھر مار کر درختوں پر لگے پھل تو توڑے ہی جاتے ہیں لیکن اب غلیل کے ذریعے کمپیوٹر گیم بھی کھیلا جا سکتا ہے۔ اس عام غلیل میں یو ایس بی کارڈ اور سینسر لگا کر کمپیوٹر سے منسلک کر دیا گیا ہے جس کے بعد اس سے کیا جانے والا ہر وار کمپیوٹر تک منتقل ہوتا ہے اور یوں کی بورڈ اور ماؤس کی بجائے اس غلیل سے ہی گیم کھیلنا ممکن ہو جاتا ہے۔

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

جرمن وکیوریٹو ہومیو ادویات
ہر قسم کی جرمن وکیوریٹو ادویات کی وسیع ترین رینج کی خریداری کیلئے تشریف لادیں نیز سادہ گولیاں، ٹیوبز و ڈراپرز، 117 ادویات کا بریف کیس بھی دستیاب ہے
ڈاکٹر راجہ ہومیو کالج روڈ ربوہ
فون:0476213156

نیو وی آئی پی فلیٹ برائے کرایہ
6 عدد فلیٹ محلہ دارالعلوم غربی صادق کرایہ کیلئے خالی ہے
کرایہ صرف 10,000/= روپے
رابطہ نمبر: 0336-7471716

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
عزیز شال ہاؤس
کارنر جھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
فون:041-2623495-2604424

ربوہ میں طلوع وغروب 12/اپریل	
طلوع فجر	4:17
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37

درخواست دعا

۞ مکرم غلام سرور ملہی صاحب دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ مکرمہ اقبال رفیق صاحبہ دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ 12/اپریل 2012ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ان کا بائی پاس آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے آپریشن کی کامیابی اور مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مظفر احمد انجم صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نجمہ ناہید صاحبہ کے پتہ کا آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو چکا ہے۔ احباب سے مکمل شفایابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم صفوان احمد صاحب واقف نو دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ میری نانی جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مقیم جرمنی اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم شدید علیل ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ رسید بک

۞ مکرم زعیم صاحب اعلیٰ مجلس انصاراللہ ملتان شرقی اطلاع دیتے ہیں کہ ایک عدد رسید بک نمبر 6945 جس کی رسید نمبر 1 تا 15 استعمال ہوئی ہیں گم ہو گئی ہے۔ جس صاحب کو ملے وہ دفتر انصاراللہ پاکستان پہنچا دیں۔ نیز اس رسید بک پر کوئی چندہ جمع نہ کیا جائے۔ (قائد مال مجلس انصاراللہ پاکستان)

FR-10